خطبہ نمبر

قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

سوموار 24 فروری 2020ء 29 جمادی الثانی 1441 ہجری قمری | جلد: 2 | شمارہ: 47

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنۡ ذُرِّیَّۃِ اٰدَمَ ٭ وَ مِمَّنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ ۫ وَّ مِنۡ ذُرِّیَّۃِ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ اِسۡرَآءِیۡلَ ۫ وَ مِمَّنۡ ہَدَیۡنَا وَ اجۡتَبَیۡنَا ؕ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُ الرَّحۡمٰنِ خَرُّوۡا سُجَّدًا وَّ بُکِیًّا ۩﴿۵۹﴾

(مریم:59)

ترجمہ: یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا جو آدم کی ذرّیّت میں سے نبی تھے اور اُن میں سے تھے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا اور ابراہیم اور اسرائیل کی ذرّیّت میں سے تھے اور اُن میں سے تھے جنہیں ہم نے ہدایت دی اور چُن لیا۔ جب ان پر رحمان کی آیات تلاوت کی جاتی تھیں وہ سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے گر جاتے تھے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ

پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت، خصوصیات اور مختلف پہلوؤں کا پُر معارف بیان اور مخالفین کے اعتراضات کے سیر حاصل اور پُر اثر جواب

20فروری کا دن پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے خاص طور پر یاد رکھا جاتا ہے

اس پیشگوئی میں موعود بیٹے کے بارے میں مختلف خصوصیات ایک خطبہ میں بیان کرنا ممکن نہیں

حضرت مسیح موعودؑ نے یہ تحریر فرمایا کہ خداوند کریم نے اس عاجز کی دُعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی

محترمہ مریم الزبتھ اہلیہ محترم ملک عمر علی کھوکھر اورعزیزم جاہدفارس کا ذکر خیر، حادثہ کی تفصیلات اور نماز جنازہ غائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ مورخہ 21فروری 2020ءبمقام مسجد بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

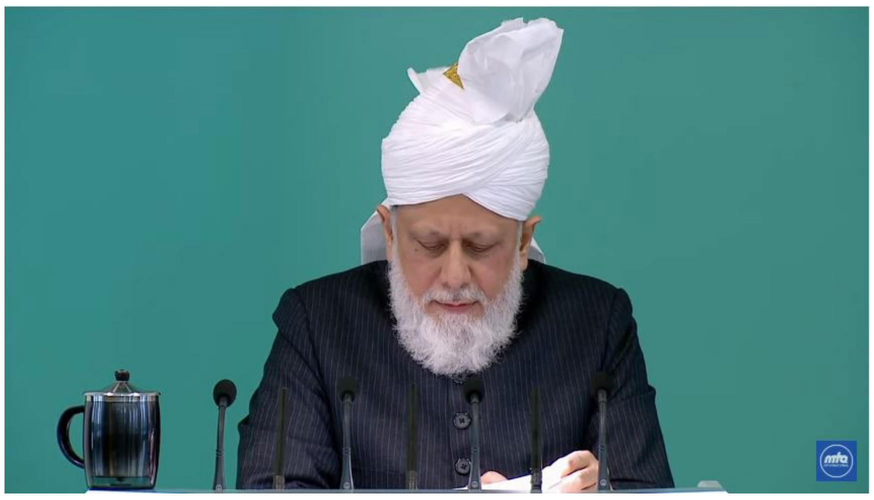

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 21 فروری 2020ء کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹر نیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا ۔ حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ میں 20فروری کا دن پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے خاص طور پر یاد رکھا جاتا ہے۔ پیشگوئی جو مختلف پہلو اور مختلف خصوصیات موعود بیٹے کے بارے میں اپنے اندر لئے ہوئے ہے، ایک خطبہ میں اس کے مختلف پہلو بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ وہ نکات جن کی تفصیلات حضرت مصلح موعودؓ نے خود بیان کی ہیں ان میں سے بعض حوالے بیان کر دوں۔ ان مختصر حوالوں سے بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس پیشگوئی کی وسعت کتنی ہے اور کس شان سے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موعود بیٹے کی ذات میں پوری ہوئی۔حضور انور نےحضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں پیشگوئی بیان فرمائی ۔ آپؑ فرماتے ہیں قادیان کا ایک گمنام شخص جس کو قادیان کے لوگ بھی پوری طرح نہیں جانتے تھے لوگوں کی اس مخالفت کو دیکھ کر جو اسلام اور بانیٔ اسلام سے وہ رکھتے تھے اپنے خدا کے حضور علیحدگی میں عبادت کرنے اور اس کی نصرت اور تائید کا نشان طلب کرنے کے لئے آیا اور چالیس دن لوگوں سے علیحدہ رہ کر اس نے اپنے خدا سے دعائیں مانگیں۔ چالیس دن کی دُعاؤں کے بعد خدا نے اس کو ایک نشان دیا، وہ نشان یہ تھا کہ میں نہ صرف ان وعدوں کو جو میں نے تمہارے ساتھ کئے ہیں پورا کروں گا اور تمہارے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا بلکہ اس وعدے کو زیادہ شان کے ساتھ پورا کرنے کے لئے میں تمہیں ایک بیٹا دوں گا جو بعض خاص صفات سے متّصف ہو گا وہ اسلام کو دُنیا کے کناروں تک پھیلائے گا۔ کلام الٰہی کے معارف لوگوں کو سمجھائے گا رحمت اور فضل کا نشان ہو گا اور وہ دینی اور دنیوی علوم جو اسلام کی اشاعت کے لئے ضروری ہیں اسے عطا کئے جائیں گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اس کو لمبی عمر عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ دُنیا کے کناروں تک اور آج دُنیا کے جس ملک میں بھی جماعت احمدیہ قائم ہے اس پیشگوئی کی شہرت اور اس عظیم بیٹے کی شہرت ہے۔20 فروری 1886ء کوجب یہ اشتہار شائع ہوا تو اس وقت مخالفین نے اعتراض شروع کر دیا کہ یہ کون سی پیشگوئی ہے۔ کوئی بھی اعلان کر سکتا ہے کہ میرے ہاں بیٹا پیدا ہو گا ۔پس اگر آپ کے ہاں بھی کوئی لڑکا پیدا ہو جائے تو اس سے یہ کیونکر ثابت ہو گا کہ دُنیامیں اس ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا کوئی خاص نشان ظاہر ہوا ہے۔اس کا جواب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نےدیا ۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ تب 22مارچ 1886ء کو آپؑ نے ایک اور اشتہار شائع فرمایا۔ آپؑ نے لوگوں کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے 22 مارچ کے اشتہار میں تحریر فرمایا کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفی ﷺ کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا۔ پھر اسی اشتہار میں حضرت مسیح موعودؑ نے یہ تحریر فرمایا کہ خداوند کریم نے اس عاجز کی دُعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ فرمایا : آج دُنیا گواہ ہے کہ اس موعود بیٹے نے دُنیا کے کناروں تک شہرت پائی ہے اور بیرون ہندوستان یا بیرون قادیان دُنیا کا ہر مشن آپؑ کی سچائی کا ثبوت ہے۔ بہت سارے مشن دُنیا میں حضرت مصلح موعودؓ کے زمانے میں قائم ہوئے تھے اور وہی سلسلہ اسی نظام کا سلسلہ آج تک چل رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ

باقی صفحہ نمبر 7 پر

اس شمارہ میں

- خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 21فروری 2020ء
- مریم الزبتھ اور جاہد فارس کی وفات کی خبر
- مصروفیات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
- متن خطبہ جمعہ 31جنوری 2020ء

فرمانِ رسول ﷺ

قرآن میں اخلاق کا بیان

حضرت عائشہؓ سے سوال ہوا کہ آپ ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟ تو آپؓ نے فرمایا: آپ ﷺ کے تمام اخلاق کا مجموعہ تو قرآن کریم ہی ہے۔ کیا تم قرآن کریم میں نہیں پڑھتے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یقیناً آپ ﷺ ہی خلق عظیم کے حامل ہیں۔

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین)

دربارِ خلافت

رسول اللہ ﷺ کے اخلاق

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’قرآن نے جن باتوں سے رکنے کا حکم دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں کو ترک کیا۔ قرآن کریم نے روزوں کا حکم دیا، صدقات کا حکم دیا، زکوٰۃ کا حکم دیا۔ آپؐ نے روزوں، صدقات اور زکوٰۃ کے اعلیٰ ترین معیار قائم کر دیئے۔ قرآن کریم نے معاشرے میں لوگوں کے ساتھ نرمی کا حکم دیا تو آپؐ نے نرمی کی وہ انتہا کی جس کی مثال نہیں مل سکتی۔ اپنے جانی دشمنوں کو بھی معاف فرما دیا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اصلاحِ معاشرہ کے لئے سختی کا حکم دیا تو آپؐ نے اس کی بھی پوری اطاعت و فرمانبرداری کی۔ غرض کون سا حکم ہے قرآن کریم کا جس کی آپؐ نے نہ صرف پوری طرح بلکہ اعلیٰ ترین معیار قائم کرتے ہوئے تعمیل نہ کی ہو...پھرایسی سورتیں جن میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور توحید کا ذکر ہے، نیکیوں پر قائم ہونے کا ذکرہے، برائیوں سے بچنے کا ذکرہے، آپ ﷺ کے مقام کا ذکر ہے، آخرین کے زمانے کا ذکر ہے، قربانیوں کا ذکرہے جن میں مالی قربانیاں اور جانی قربانیاں ہیں، اور پھریہ آپؐ کو نصیحت کہ آپؐ تو صرف نصیحت کرتے چلے جائیں، آپ کا کام نصیحت کرنا ہے۔ تو یہ سورتیں بھی بہت سی ہیں جن کی تلاوت آپ اکثرکیاکرتے تھے۔‘‘

(خطبہ جمعہ مورخہ 4مارچ 2005ء)

نورِ خدا کا مظہر

ابن غلام احمد اک نور سے منور

شانِ خدائے رحماں نور خدا کا مظہر

مہدی کے گلستاں کا وہ تھا گلِ مُعنبر

خوشنودیِ خدا کی خوشبو سے بھی معطر

علم اور معرفت کا وہ تھا عظیم ساگر

ہیں مستفیض جس سے اپنے ہوں یا کہ دیگر

قرآن کے محاسن جوہر بتائے افزوں

پہنا گیا ہے ہم کو دیں کا حسین زیور

ہم کو لڑی میں مثلِ موتی پرو دیا ہے

اوڑھائی اس نے وحدت کی ہم پہ کیسی چادر

وعظ و بیاں میں اعلیٰ تصنیف میں بھی یکتا

ملتا نہیں جہاں میں اس سا کوئی سخنور

پُرخار وادیوں سے ظلمت کی گھاٹیوں سے

فاتح کی طرح نکلا لے کر ھدیٰ کا لشکر

وہ تھا سبھی اسیروں کا رستگار و رہبر

شفقت کا عالی پیکر الفت میں مثلِ مادر

اس کا وجود حافظ ہر وصف میں تھا کامل

ہر وصف میں عیاں تھا حسنِ ازل کا منظر

حافظ محمد مبرور

محترمہ مریم الزبتھ اہلیہ محترم ملک عمر علی کھوکھر اور عزیزم جاہدفارس احمد کی وفات

(مانیٹرنگ ڈیسک ۔لندن)احباب جماعت کونہایت دکھ اورافسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ گزشتہ دنوں محترمہ مریم الزبتھ اہلیہ محترم ملک عمر علی کھوکھر رئیس ملتان اور سابق امیر ملتان کی 86سال کی عمر میں ایک حادثے کے نتیجہ میں وفات پاگئیں اور عزیزم جاہد فارس آگ میں جھلس جانے کی وجہ سے بعمر12سال وفات پاگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تفصیلات کے مطابق ان کا اور ان کی بیٹی کا لفٹ کی خرابی کی وجہ سے حادثہ ہوا۔ ان کی بیٹی بھی اس میں زخمی ہوئی ہیں جوکہ ہسپتال میں ہیں ۔

یہ جرمن خاتون ہیمبرگ میں رہتی تھیں، 1934ء میں پیدا ہوئیں ۔ 1952ء میں بیعت کی اور شادی کے بعد پاکستان منتقل ہو گئیں۔خاوندکی وفات کے بعد جرمنی آ گئیں پھر واپس پاکستان چلی گئیں۔

وصیت کے بابرکت نظام میں شامل تھیں صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں قرآن کریم کی تلاوت بھی باقاعدگی سے کرنے والی تھیں۔شادی کے بعدآپ پاکستان آ گئیں اور مکرم ملک عمر علی کی پہلی اہلیہ سیدۃ بیگم صاحبہ جو حضرت میر محمد اسحقؓ کی بیٹی تھیں، کے ساتھ رہنے لگیں ۔ملک صاحب کی بڑی اہلیہ سیدۃ بیگم صاحبہ ان کا بڑا احترام کیا کرتی تھیں۔

پاکستان آ کر انہوں نے نماز اور قرآن کریم پڑھنا شروع کیا۔انہوں نے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو کتاب پڑھی وہ اسلامی اصول کی فلاسفی تھی۔ اردو اور سرائیکی زبان بھی کچھ بول لیتی تھیں۔ ان کے دو بچے تھے ایک بیٹا اور ایک بیٹی۔ جب ان کی شادیوں کے فیصلہ کا وقت آیا تو ملک صاحب کی بڑی اہلیہ سیدۃ بیگم صاحبہ پر فیصلہ چھوڑا کہ آپ جہاں بہتر سمجھتی ہیں ان کی شادیاں کر دیں ۔ ان کے بطن سے ایک بیٹا ہے طارق علی اور بیٹی ہیں طاہرہ۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے درجات بلند فرمائے۔

عزیزم جاہد فارس احمد، طارق نوری اور عطیۃ العزیز خدیجہ کا بیٹا تھا اور اس کے نانا فاروق احمد خان ہیں جو حضرت نواب امۃالحفیظ بیگم کے سب سے بڑے پوتے ہیں۔ عزیزم انتہائی سلجھا ہوا ،خلافت کے ساتھ گہری محبت رکھنے والا اور حضورانورکو باقاعدگی سے خط لکھنے والا تھا ہمیشہ امتحان میں یا دوسری باتیں ہوتیں حضورانورکو ہمیشہ خط میں لکھتا۔ اپنے احمدی ہونے پر فخر تھا ۔خطبات باقاعدہ سنا کرتا تھا ۔عزیزم واقف نو تھا۔ کلاسز میں بھی باقاعدہ شامل ہوتاتھا۔ اپنی عمر کے لحاظ سے وقف نو کا نصاب بھی اس اس کو سارا یاد تھا۔ قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی یاد کر رہا تھا۔ تحریک جدید اور وقف جدید میں باقاعدگی سے حصہ لیتا تھا ۔ باقاعدگی سے نماز پڑھنے جاتا۔روزانہ فجر کے بعد تلاوت کیا کرتا تھا ۔

ساتویں جماعت کا طالب علم تھا اور جزیٹر میں گھر میں آگ لگنے کی وجہ سے اس کو بھی آگ لگی اور زخمی ہوا۔ ٹھیک ہو رہا تھا۔ ڈاکٹروں نے یہی بتایا کہ یہ ٹھیک ہو رہا ہے زخم

باقی ص 8پر

خطبہ جمعہ

آنحضرتؐ سے عشق و محبت رکھنے والے اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابی حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

حضرت ابوطلحہؓ ایک ہی ڈھال سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے تھے حضرت ابو طلحہؓ اچھے تیر انداز تھے

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لشکر میں تنہا ابوطلحہؓ کی آواز ایک جماعت پر بھاری ہوتی ہے

حضرت ابوطلحہؓ اور آپ کی بیوی کی بے مثال مہمان نوازی کے متعلق رسول اللہؐ نے فرمایا آج رات اللہ ہنس پڑا یا فرمایا تمہارے دونوں کے کام سے بہت خوش ہوا

حضرت ابوطلحہؓ نے رسول کریمؐ اور صحابہؓ کی دعوت کی جس میں آپؐ کے مبارک وجود کی وجہ سے برکت پڑ گئی اور 70 یا 80 آدمیوں نے سیر ہوکر کھانا کھایا

باسٹھ سال کے قریب وقفِ زندگی کی روح کے ساتھ خدمتِ دین کی توفیق پانے والے، سابق اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری (ربوہ) مکرم باؤ محمد لطیف صاحب کی وفات مرحوم کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 31 جنوری 2020ء بمقام مسجد بیت المبارک یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

آج جن صحابی کا میں ذکر کروں گا ان کا نام ہے حضرت ابوطلحہؓ۔ حضرت ابوطلحہ انصاریؓ کا اصل نام زید تھا۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا اور یہ قبیلے کے نقیب تھے۔ آپؓ اپنی کنیت ابوطلحہ کے نام سے زیادہ مشہور تھے۔ حضرت ابوطلحہؓ کے والد کا نام سہل بن اسود اور والدہ کا نام عبادہ بنت مالک تھا۔ حضرت ابوطلحہؓ نے بیعتِ عقبہ ثانیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی۔ آپؓ غزوۂ بدر اور دیگر تمام غزوات میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ جب حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی حضرت ابوطلحہؓ کے ساتھ مؤاخات قائم فرمائی۔ حضرت ابوطلحہؓ کا رنگ گندمی اور قد متوسط تھا، درمیانہ تھا۔ آپؓ نے کبھی سر اور داڑھی کے بالوں پر خضاب نہیں لگایا۔ (اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 184، 183 ابو طلحہؓ انصاری، جلد 2 صفحہ 150 زید بن سہلؓ دارالفکر بیروت لبنان 2003ء) جس طرح بال تھے ویسے ہی رکھے۔

حضرت انسؓ حضرت ابوطلحہؓ کے ربیب یعنی بیوی کے پہلے خاوند سے بیٹے تھے۔ حضرت اُمِ سُلیمؓ کے پہلے خاوند مالک بن نَضر تھے۔ ان کے فوت ہونے کے بعد حضرت ابوطلحہؓ سے ان کی شادی ہوئی جن سے ان کے ہاں عبداللہ اور ابوعمیر کی ولادت ہوئی۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد 2 صفحہ 124 دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2010ء)

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 383 دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 1990ء)

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری کتاب الصلاۃ جلد 4 صفحہ 124 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ابوطلحہ نے اُمِ سُلیم کو نکاح کا پیغام بھجوایا۔ اُمِ سُلیمؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم! مجھے آپ جیسے آدمی سے نکاح کا انکار نہ ہوتا لیکن آپ مشرک ہیں اور میں مسلمان۔ یہ سنن نسائی کی روایت ہے اور میں مسلمان عورت ہوں۔ میرے لیے جائز نہیں ہے کہ میں آپ سے نکاح کروں۔ اگر آپ اسلام قبول کر لیں تو یہی میرا مہر ہو گا اور میں اس کے سوا کچھ نہیں مانگوں گی۔ حضرت ابوطلحہؓ نے اسلام قبول کر لیا اور یہی ان کا مہر مقرر ہوا۔ حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ میں نے اسلام میں آج تک کسی عورت کے بارے میں نہیں سنا کہ اس کا مہر ایسا قابلِ عزت ہو جیسا کہ اُمِ سُلیمؓ کا مہر تھا۔

(سنن النسائی کتاب النکاح باب التزویج علی الاسلام حدیث: 3341)

حضرت ابوطلحہؓ غزوۂ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔ حضرت ابوطلحہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے دن سردارانِ قریش میں سے چوبیس آدمیوں کی نسبت حکم دیا اور انہیں بدر کے کنووں میں سے ایک ناپاک کنویں میں ڈال دیا گیا اور آپؐ جب کسی قوم پر غالب آتے تو میدان میں تین راتیں قیام فرماتے۔ جب آپؐ بدر میں ٹھہرے اور تیسرا دن ہوا تو آپؐ نے اپنی اونٹنی پر کجاوہ باندھنے کا حکم دیا اور چنانچہ اس پر کجاوہ باندھا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور آپؐ کے صحابہ بھی آپؐ کے ساتھ چلے اور کہنے لگے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ آپؐ کسی غرض کے لیے چلے تھے۔ آپؐ اسی کنویں کی منڈیر پر پہنچ کر کھڑے ہو گئے جہاں ان چوبیس آدمیوں کی لاشیں ڈالی گئی تھیں۔ بند کنواں تھا۔ آپؐ ان کے اور ان کے باپوں کے نام لے کر پکارنے لگے کہ اے فلاں، فلاں کے بیٹے! اے فلاں، فلاں کے بیٹے! کیا اب تم کو اس بات سے خوشی ہو گی کہ تم نے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی ہوتی کیونکہ ہم نے تو سچ سچ پالیا جو ہمارے رب نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ آیا تم نے بھی واقعی وہ پا لیا ہے جو تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا؟ ابوطلحہؓ کہتے تھے کہ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ! آپؐ ان لاشوں سے کیا باتیں کر رہے ہیں جن میں جان نہیں ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے! کہ تم ان سے زیادہ ان باتوں کو نہیں سن رہے جو میں کہہ رہا ہوں یعنی یہ باتیں اب اللہ تعالیٰ آگے ان تک پہنچا بھی رہا ہے کہ کیا تمہارا بد انجام ہوا۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی باب قتل ابی جھل حدیث: 3976)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب احد کی جنگ ہوئی تو لوگ شکست کھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہو گئے اور حضرت ابوطلحہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپؐ کو اپنی ڈھال سے آڑ میں لیے کھڑے رہے۔ اور حضرت ابو طلحہؓ ایسے تیر انداز تھے کہ زور سے کمان کھینچا کرتے تھے۔ انہوں نے اس دن دو یا تین کمانیں توڑیں۔ یعنی اتنی زور سے کھینچتے تھے کہ کمان ٹوٹ جاتی تھی اور جو کوئی آدمی تیروں کا ترکش اپنے ساتھ لیے گزرتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرماتے کہ ابو طلحہؓ کے لیے پھینک دو یعنی کہ دوسروں کو بھی نصیحت کرتے کہ یہ بہت تیر انداز ہیں۔ اپنے تیر بھی انہی کو دے دو۔ یہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے تھے۔ حضرت انسؓ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھا کر لوگوں کو دیکھتے تو حضرت ابوطلحہؓ کہتے

بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَا يُصِيْبُكَ سَهْمٌ، نَحْرِيْ دُوْنَ نَحْرِكَ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! سر اٹھا کر نہ دیکھیں۔ مبادا ان لوگوں کے تیروں میں سے کوئی تیر آپؐ کو لگے۔ میرا سینہ آپؐ کے سینے کے سامنے ہے۔

(ماخوذ از صحیح البخاری کتاب المغازی باب اذ ھمت طائفتان منکم ان تفشلا ... الخ حدیث ۴۰۶۴)

(ماخوذ از الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد ۳ صفحہ ۳۸۴-۳۸۵ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان ۱۹۹۰ء)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ ایک ہی ڈھال سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے تھے اور حضرت ابو طلحہؓ اچھے تیر انداز تھے۔ جب وہ تیر چلاتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم جھانکتے اور ان کے تیر پڑنے کی جگہ کو دیکھتے۔ یہ بخاری کی روایت ہے۔ پہلی بھی بخاری کی تھی۔

(صحیح البخاری کتاب الجہاد والسیر باب المجن ومن یترس بترس صاحبہ حدیث: ۲۹۰۲)

غزوۂ احد میں حضرت ابو طلحہؓ کے اس شعر کے پڑھنے کا بھی ذکر آتا ہے کہ

وَجْهِيْ لِوَجْهِكَ الْوِقَاءُ
وَنَفْسِيْ لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ

میرا چہرہ آپؐ کے چہرے کو بچانے کے لیے ہے
اور میری جان آپؐ کی جان پر قربان ہے۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد ۴ مسند انس بن مالک حدیث: ۱۳۷۸۱ عالم الکتب بیروت لبنان ۱۹۹۸ء)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

ابوطلحہؓ سے فرمایا کہ اپنے لڑکوں میں سے میرے لیے کوئی لڑکا تلاش کرو جو میری خدمت کرے تا میں خیبر کا سفر کروں۔ حضرت ابوطلحہؓ سواری پر مجھے یعنی حضرت انسؓ کو پیچھے بٹھا کر لے گئے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں میں اس وقت لڑکا تھا اور بلوغت کے قریب پہنچ چکا تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ جب آپؐ اترتے میں اکثر آپؐ کو یہ دعا مانگتے سنا کرتا تھا کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ کہ اے میرے اللہ ! میں تیری پناہ لیتا ہوں غم و اندوہ سے درماندگی اور سستی سے اور بخل اور بزدلی سے اور قرض داری کے بوجھ سے اور لوگوں کی سختی سے۔

(صحیح البخاری کتاب الجهاد والسیر باب من غزا بصبی للخدمة حدیث ۲۸۹۳)

ایک دوسری روایت میں اس طرح بھی آیا ہے۔ یہ حضرت انسؓ کی روایت ہے۔ پہلی بھی بخاری کی تھی اور یہ بھی بخاری کی ہی ہے ۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے۔ آپؐ کا کوئی خادم نہ تھا۔ حضرت ابوطلحہؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! انس سمجھ دار لڑکا ہے۔ یہ آپؐ کی خدمت کرے گا۔ حضرت انسؓ کہتے تھے چنانچہ میں نے سفر میں بھی آپؐ کی خدمت کی اور حضر میں بھی۔ جو کام بھی میں کرتا آپؐ مجھے کبھی نہ فرماتے تُو نے یہ کام اس طرح کیوں کیا اور جو کام میں نے نہ کیا ہوتا اس کی نسبت آپؐ مجھے کبھی نہ فرماتے کہ تم نے اس کو اس طرح کیوں نہیں کیا یعنی کبھی کوئی روک ٹوک نہیں کی۔

(صحیح بخاری کتاب الوصایا باب استخدام الیتیم فی السفر والحضر... الخ حدیث ۲۷۶۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب آپؐ عُسفان (عُسفان مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے۔) وہاں سے لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپؐ نے حضرت صفیہ بنت حُیَی کو پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ آپؐ کی اونٹنی نے ٹھوکر کھائی اور دونوں گر پڑے۔ حضرت ابوطلحہؓ یہ دیکھ کر فوراً اونٹ سے کُودے اور بولے یا رسول اللہؐ! میں آپؐ پر قربان۔ آپؐ نے فرمایا پہلے عورت کی خبر لو۔ حضرت ابوطلحہؓ نے اپنے منہ پر کپڑا ڈال لیا اور حضرت صفیہؓ کے پاس آئے اور وہ کپڑا ان پر ڈالا یعنی ان کو پردے کا اتنا لحاظ تھا اور ان دونوں کی سواری درست کی جس پر وہ سوار ہو گئے اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد حلقہ بنا لیا۔ جب ہم مدینے کی بلندی پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

آٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ ہم لوٹ کر آنے والے ہیں۔ ہم اپنے رب کے حضور توبہ کرنے والے ہیں۔ اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی ستائش کرنے والے ہیں۔

آپؐ اس وقت تک کہ مدینے میں داخل ہوئے یہی کلمات فرماتے رہے۔

(صحیح البخاری کتاب الجهاد والسیر باب ما یقول اذا رجع من الغزو حدیث: ۳۰۸۵)

(لغات الحدیث جلد 3 صفحہ 172 از علامہ وحید الزمان نعمانی کتب خانہ لاہور 2005ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

’’ایک دفعہ جبکہ آپؐ غزوۂ خیبر سے واپس تشریف لا رہے تھے اور آپؐ کی بیوی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی آپؐ کے ساتھ تھیں تو راستے میں اونٹ بدک گیا اور آپؐ اور حضرت صفیہؓ دونوں گر گئے۔ حضرت ابوطلحہ انصاریؓ کا اونٹ آپؐ کے پیچھے ہی تھا۔ وہ فوراً اپنے اونٹ سے کود کر آپؐ کی طرف گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میری جان آپؐ پر قربان آپؐ کو کوئی چوٹ تو نہیں آئی؟ جب ابو طلحہؓ آپؐ کے پاس پہنچے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوطلحہ! پہلے عورت کی طرف، پہلے عورت کی طرف۔‘‘ دودفعہ فرمایا ’’وہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق تھے۔‘‘ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہؓ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق تھے ’’جب آپؐ کی جان کا سوال ہو تو اس وقت انہیں کوئی اَور کیسے نظر آسکتا تھا مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور پہلے عورت کو اٹھاؤ۔ ‘‘

(اسوۂ حسنہ، انوارالعلوم جلد 17 صفحہ 126،127)

یہ واقعہ آپؓ نے اس وقت بیان فرمایا جب آپ عورت کے حقوق کے بارے میں بیان فرما رہے تھے

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر حملہ کیا اور ہم نے اس کے قریب جا کر صبح کی نماز پڑھی جبکہ ابھی اندھیرا ہی تھا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور حضرت ابوطلحہؓ بھی سوار ہوئے اور میں حضرت ابوطلحہؓ کے ساتھ پیچھے سوار تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی گلی میں گھوڑا دوڑایا اور میرا گھٹنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کے ساتھ چُھو رہا تھا۔ دونوں اتنے قریب قریب تھے اور پھر آپؐ نے گرمی کی وجہ سے یا ویسے آرام کی وجہ سے اپنی ران سے اپنا تہ بند ہٹایا یعنی ٹانگ سے، گھٹنے سے ذرا اوپر کیا تو کہتے ہیں یہاں تک کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کی سفیدی دیکھی۔ ران سے مراد یہاں گھٹنے سے اوپر کا حصہ ہے۔ جب آپ گاؤں میں داخل ہوئے اور فرمایا

اَللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ خیبر ویران ہو گیا ہم جب کسی قوم کے آنگن میں ڈیرہ ڈالتے ہیں تو پھر ان لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے جن کو قبل از وقت عذابِ الٰہی سے ڈرایا گیا ہو۔

یہ آپؐ نے تین بار فرمایا۔

حضرت انسؓ کہتے تھے کہ لوگ اپنے کاموں کے لیے باہر نکلے تو انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور عبدالعزیز کہتے تھے کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے محمدؐ کے ساتھ **خمیس** کا لفظ بھی کہا تھا یعنی فوج۔ حضرت انسؓ کہتے تھے کہ ہم نے اسے لڑ کر فتح کیا اور قیدیوں کو اکٹھا کیا گیا تو حضرت دحیہ کلبیؓ آئے اور کہا اے اللہ کے نبیؐ! مجھے ان قیدیوں میں سے ایک لونڈی دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا جاؤ اور ایک لڑکی لے لو۔ انہوں نے حُیَی کی بیٹی صفیہ لی۔ اس پر ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے نبیؐ ! آپؐ نے دحیہ کو قریظہ اور نضیر کی سردار صفیہ بنت حُیَی دی ہے۔ وہ تو صرف آپؐ ہی کے لائق ہے۔ آپؐ نے فرمایا اسے مع صفیہؓ بلا لاؤ۔ وہ صفیہؓ کو لے آئے اور حضرت دحیہؓ بھی ساتھ تھے۔ آپؐ نے حضرت دحیہؓ کو فرمایا کہ ان قیدیوں میں سے کوئی اَور تم لے لو۔ حضرت انسؓ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کر دیا اور پھر ان سے شادی کی۔ اس پر حضرت ثابتؓ نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ ابوحمزہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کیا مہر دیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ آپؐ نے ان کو آزاد کر دیا تھا اور ان سے شادی کر لی اور ان کی آزادی ہی ان کا مہر تھا۔ آخر جب آپؐ ابھی راستے میں ہی تھے تو حضرت ام سُلیمؓ نے حضرت صفیہؓ کو آپؐ کی خاطر آراستہ کیا اور پھر وہاں شادی ہوئی۔ وہاں آپؐ کے پاس بھیج دیا اور پھر اس کے بعد کہتے ہیں اگلے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس کوئی چیز ہو وہ اسے لے آئے اور آپؐ نے چمڑے کا دستر خوان بچھا دیا۔ کوئی شخص کھجوریں لانے لگا، کوئی گھی۔ عبدالعزیز نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے ستو کا بھی ذکر کیا تھا۔ کہتے تھے پھر انہوں نے ان سب کو آپس میں ملا کر گوندھ دیا اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمے کی دعوت تھی۔

(صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ باب ما یذکر فی الفخذ حدیث ۳۷۱)

ایک دوسری روایت میں اس طرح بھی آتا ہے کہ قلعہ کی فتح کے بعد حضرت صفیہؓ دحیہؓ کے حصہ میں آئیں۔ صحابہ کرامؓ نے، بہت سارے صحابی، ایک صحابی نہیں کافی لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر ان کی تعریف و توصیف کرنی شروع کی اور یہ بھی کہا کہ مقام و مرتبہ کے اعتبار سے حضرت صفیہؓ کے لیے یہ زیادہ مناسب ہے کہ آپؐ اپنے لیے انہیں منتخب فرما لیں۔ آپؐ ان سے شادی کریں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دحیہؓ کے پاس پیغام بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات غلاموں کے عوض حضرت صفیہؓ کو خرید کر انہیں اُمِ سُلیمؓ کے حوالے کیا تا کہ وہ انہیں اپنے ساتھ رکھیں۔ پھر جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ آپؐ نے پھر ان سے شادی کر لی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد ۸ صفحہ ۹۷-۹۸ دارالکتب العلمیه بیروت لبنان ۱۹۹۰ء)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن یعنی حنین کے دن فرمایا کہ جو شخص کسی کافر کو قتل کرے گا تو اس کافر کا مال و اسباب اسی شخص کو ملے گا۔ اس دن حضرت ابوطلحہؓ نے بیس کافروں کو قتل کیا اور ان کا سامان بھی لیا اور حضرت ابوطلحہؓ نے حضرت اُمِ سُلیمؓ کو دیکھا کہ ان کے پاس ایک خنجر ہے۔ انہوں نے پوچھا اے اُمِ سُلیمؓ! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! میرا ارادہ یہ ہے کہ اگر کوئی کافر میرے قریب آئے تو میں اس خنجر سے اس کا پیٹ پھاڑ دوں۔ حضرت ابوطلحہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی ۔ یہ سنن ابو داؤد کی روایت ہے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الجهاد باب فی السلب یعطی القاتل حدیث ۲۷۱۸)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لشکر میں تنہا ابوطلحہؓ کی آواز ایک جماعت پر بھاری ہوتی ہے۔ بعض دوسری روایات میں ایک جماعت کی بجائے **مِأَةَ رَجُل** یعنی ایک سو آدمیوں اور أَلْفَ رَجُل یعنی ایک ہزار آدمی کا بھی ذکر ملتا ہے کہ ان کی اتنی بلند آواز تھی۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد 4 صفحہ 286 مسند انس بن مالك حدیث: 12119 عالم الکتب بیروت لبنان 1998ء)

(الاستیعاب فی معرفة الاصحاب جلد 4 صفحہ 261 دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 2010ء)

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 383 دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1990ء)

حضرت ابوطلحہؓ 34 ہجری میں مدینے میں فوت ہوئے اور حضرت عثمانؓ نے آپؓ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اس وقت آپؓ کی عمر ستر سال تھی جبکہ اہل بصرہ کے نزدیک آپؓ کی وفات ایک سمندری سفر کے دوران ہوئی اور ایک جزیرے میں آپ کو دفن کیا گیا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 385 دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1990ء)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جہاد کی وجہ سے نفلی روزہ نہیں رکھا کرتے تھے تا کہ طاقت کم نہ ہو جائے اور حضرت انسؓ مزید فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میں نے سوائے عیدالفطر یا عیدالاضحی کے دن کے کبھی ان کو بے روزہ نہیں دیکھا۔ اس کے بعد پھر باقاعدگی سے روزے رکھنے لگ گئے۔

(صحیح البخاری کتاب الجهاد والسیر باب من اختار الغزو علی الصوم حدیث: 2828)

حضرت ابوطلحہؓ کی مہمان نوازی کا ایک واقعہ یوں ملتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ نے اپنی ازواج کی طرف کسی کو بھیجا۔ انہوں نے جواب دیا ہمارے پاس سوائے پانی کے اَور کچھ نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مہمان کو کون اپنے ساتھ رکھے گا یا فرمایا اسے کون مہمان ٹھہرائے گا؟ انصار میں سے ایک شخص بولا میں۔ چنانچہ وہ اسے اپنے ساتھ لے کر اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی نہایت اچھی خاطر تواضع کرو۔ وہ بولی ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں مگر اتنا ہی کھانا ہے جو میرے بچوں کے لیے مشکل سے کافی ہو۔ اس نے کہا اپنے اس کھانے کو تیار کر لو اور چراغ بھی جلاؤ اور اپنے بچوں کو جب وہ شام کا کھانا مانگیں سلا دینا۔ چنانچہ اُس نے اپنا کھانا تیار کیا اور چراغ کو جلایا۔ پھر اپنے بچوں کو سلا دیا۔ اس کے بعد وہ اٹھی جیسے چراغ درست کرتے ہیں تو اس نے اس کو بجھا دیا۔ وہ دونوں اس مہمان پر یہ ظاہر کرتے رہے کہ گویا وہ بھی کھا رہے ہیں مگر ان دونوں نے

خالی پیٹ رات گزاری۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپؐ نے فرمایا آج رات اللہ ہنس پڑا یا فرمایا تمہارے دونوں کے کام سے بہت خوش ہوا اور اللہ نے یہ وحی نازل کی کہ
وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (الحشر:10)
اور وہ خود اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے باوجود اس کے کہ انہیں خود تنگی درپیش تھی۔ پس جو کوئی بھی نفس کی خساست سے بچایا جائے تو یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب قول اللہ ویؤثرون علی انفسھم ...... الخ حدیث 3798)

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار جلد 16 صفحہ 364 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جب بال اتروائے تو حضرت ابوطلحہؓ پہلے شخص تھے جنہوں نے آپؐ کے بالوں میں سے کچھ بال لیے۔

(صحیح البخاری کتاب الوضوء باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان حدیث: 171)

حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابوطلحہؓ نے حضرت ام سُلیمؓ سے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کمزور سنی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپؐ کو بھوک ہے۔ کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کی چیز ہے؟ حضرت اُمِ سُلیمؓ نے کہا ہاں۔ یہ کہہ کر جَو کی کچھ روٹیاں نکال لائیں۔ پھر انہوں نے اپنی ایک اوڑھنی نکالی۔ انہوں نے روٹیوں کو اس کے ایک کنارے میں لپیٹ دیا اور وہ میرے ہاتھ میں دے دیں اور اوڑھنی کا کچھ حصہ میرے بدن پر لپیٹ دیا۔ پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مجھے بھیجا۔ حضرت انسؓ کہتے تھے کہ میں وہ لے کر چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا۔ آپؐ کے ساتھ کچھ لوگ تھے۔ میں پاس کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا ابوطلحہؓ نے تجھے بھیجا ہے ؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کھانا دے کر بھیجا ہے؟ میں نے کہا جی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے کہا جو آپؐ کے پاس تھے کہ چلو اٹھو۔ بجائے وہ کھانا لینے کے آپؐ نے ان کو بھی ساتھ لیا۔ وہ کھانا لے کر ہی آپؐ چل پڑے اور میں آپؐ کے آگے ہی چل پڑا اور حضرت ابوطلحہؓ کے پاس پہنچا اور ان کو بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ادھر ہی آ رہے ہیں۔ حضرت ابو طلحہؓ کہنے لگے کہ اُمِ سُلیم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے آئے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں جو اُن کو کھلائیں۔ چند روٹیاں تھیں وہ تو بھیج دی تھیں۔ وہی واپس آ رہی ہیں۔ وہ بولیں اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں ۔ حضرت ابوطلحہؓ گئے اور جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے۔ پھر آپؐ جلدی جلدی گھر سے گئے۔ حضرت انسؓ پہلے پہنچ گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔ حضرت ابوطلحہؓ آپؐ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُمِ سُلیم! جو تمہارے پاس ہے وہ لے آؤ۔ وہ روٹیاں لے آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا توڑو ان کو۔ وہ توڑی گئیں۔ حضرت اُمِ سُلیمؓ نے گھی کی ایک کپی نچوڑی اور اس کو بطور سالن ان کے سامنے پیش کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان روٹیوں پر دعا کی جو دعا اللہ نے چاہی کہ کریں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ دس آدمیوں کو اندر آنے کی اجازت دو۔ ان کو اجازت دی اور لوگوں نے اتنا کھایا کہ وہ سیر ہو گئے اور پھر باہر چلے گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا دس اَور آدمیوں کو اجازت دو۔ ان کو اجازت دی اور لوگوں نے اتنا کھایا کہ وہ سیر ہو گئے اور باہر چلے گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا دس اَور آدمیوں کو اجازت دو۔ ان کو اجازت دی اور انہوں نے اتنا کھایا کہ ان کے پیٹ بھر گئے۔ وہ باہر چلے گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا دس اَور آدمیوں کو اجازت دو۔ ان کو اجازت دی اور لوگوں نے اتنا کھانا کھایا کہ وہ سیر ہو گئے اور باہر چلے گئے۔ غرض ان سب لوگوں نے کھایا اور پیٹ بھر کر کھایا اور وہ لوگ ستّر یا اسّی آدمی تھے۔

(صحیح البخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث: 3578)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکات کا بھی یہاں ذکر ملتا ہے۔ یہی وہ روایت ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ابوطلحہ مدینے میں تمام انصاریوں سے کھجوروں کے زیادہ باغ رکھتے تھے اور ان کو سب سے زیادہ پیاری جائیداد بیرحاء کا باغ تھا جو مسجد کے سامنے تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں آیا کرتے تھے اور وہاں کا صاف ستھرا پانی پیا کرتے تھے۔ حضرت انسؓ کہتے تھے کہ جب یہ آیت اتری کہ

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ (آل عمران:93)

تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ حضرت ابوطلحہؓ کھڑے ہو گئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور میری جائیداد میں سے مجھے سب سے پیارا باغ بیرحاء ہے اور وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے۔ اب میں اللہ کے لیے صدقہ دیتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ کے ہاں مقبول نیکی ہو گی اور بطور ذخیرے کے ہو گی۔ اس لیے جہاں اللہ تعالیٰ آپؐ کو سمجھائے وہاں اسے خرچ کریں۔ آپؐ نے فرمایا شاباش یہ فائدہ دینے والا مال ہے یا فرمایا ہمیشہ رہنے والا مال ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم نے کہا ہے میں نے سن لیا ہے۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اسے اپنے قریبیوں میں ہی بانٹ دو۔ ابوطلحہؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! حضورؐ کے ارشاد کی تعمیل میں ایسے ہی کیے دیتا ہوں۔ چنانچہ ابوطلحہؓ نے اس باغ کو اپنے قریبیوں اور اپنے چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔

(صحیح البخاری کتاب الوصایا باب اذا وقف ارضا لم یبین الحدود فھو جائز ...... الخ حدیث 2769)

حضرت ابوطلحہؓ کو یہ اعزاز اور سعادت بھی حاصل ہے کہ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی کی وفات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر اس کی قبر میں اترے اور حضورؐ کی صاحبزادی کی نعشِ مبارک کو قبر میں اتارا۔

(ماخوذ از صحیح البخاری کتاب الجنائز باب قول النبی ﷺ یعذب المیت ببعض ...... الخ حدیث 1285)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مدینہ والے یکایک گھبرا گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو آہستہ چلتا تھا یا یہ کہا کہ جس کی رفتار سست تھی۔ جب آپؐ لوٹے تو آپؐ نے حضرت ابوطلحہؓ کو فرمایا کہ ہم نے تو تمہارے گھوڑے کو ایک دریا پایا ہے۔ بہت تیز چلتا ہے۔ اس کے بعد اس گھوڑے کا چلنے میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

(صحیح البخاری کتاب الجہاد والسیر باب الفرس القطوف حدیث 2867)

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے مل جل جاتے تھے۔ میرے چھوٹے بھائی سے مزاحاً فرماتے کہ اے ابوعمیر! نُغَیر نے کیا کیا؟ ابو عمیر نے ایک چڑیا پالی ہوئی تھی۔ نُغَیر چڑیا کو کہتے ہیں۔ وہ مر گئی تو ان کو اس کا بڑا صدمہ تھا ۔ وہ یا اڑ گئی یا مر گئی۔ تو بہرحال مذاقاً اسے یہ فرماتے تھے۔ اس کی وجہ سے اس بچے کو چھیڑتے تھے۔ اکثر ایسا ہوتا کہ نماز کا وقت ہو جاتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں ہوتے تو آپؐ اس بستر کو بچھانے کا حکم فرماتے جس پر آپؐ تشریف فرما ہوتے۔ چنانچہ ہم اس کو بچھاتے اور صاف کرتے۔ پھر آپؐ نماز کے لیے کھڑے ہوتے اور ہم آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب المزاح حدیث 3720)

(صحیح البخاری کتاب الادب باب الکنیۃ للصبی وقبل ان یولد للرجل حدیث 6203)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابو طلحہ انصاریؓ کی ولادت ہوئی۔ ان کے بھائی کی، ابو طلحہؓ کے بیٹے کی جو ان کی ماں کی طرف سے بھائی تھے تو میں اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عباء اوڑھے ہوئے تھے اور اپنے اونٹ کو تار کول لگا رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کھجور ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ میں نے چند کھجوریں آپ کی خدمت میں پیش کیں جنہیں آپؐ نے منہ میں ڈالا اور پھر انہیں اچھی طرح چبایا۔ پھر بچے کا منہ کھولا اور اسے بچے کے منہ میں ڈالا تو وہ بچہ اسے چوسنے لگا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار کی کھجور سے محبت۔ یعنی بچے کو بھی یہ پسند آئی اور آپؐ نے اس بچے کا نام عبداللہ رکھا۔

(صحیح مسلم کتاب الآداب باب استحباب تحنیک المولود عند ولادتہ وحملہ... الخ حدیث (2144))

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ کا ایک بیٹا بیمار تھا۔ حضرت ابوطلحہ باہر گئے تو بچے کی وفات ہو گئی۔ جب حضرت ابوطلحہؓ واپس لوٹے تو انہوں نے بیوی سے پوچھا : بیٹے کا کیا حال ہے؟ حضرت اُمِ سُلیمؓ نے کہا کہ پہلے سے زیادہ سکون میں ہے۔ پھر انہوں نے رات کا کھانا پیش کیا۔ انہوں نے کھایا۔ رات گزاری اور پھر بتایا کہ بچے کی وفات ہو گئی ہے اس کو جا کے دفنا آؤ۔ چنانچہ صبح حضرت ابوطلحہؓ نے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اولاد کی دعا دی اور اس کے بعد پھر ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ۔

(صحیح مسلم کتاب الآداب باب استحباب تحنیک المولود عند ولادتہ وحملہ... الخ حدیث (2144))

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس واقعے کا یوں تذکرہ فرمایا ہے کہ مومن کے لیے جان کی قربانی پیش کرنا درحقیقت چیز ہی کوئی نہیں ہے۔ پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ غالب کے متعلق لوگ بحثیں کرتے ہیں کہ وہ شراب پیا کرتا تھا یا نہیں پیا کرتا تھا مگر آپؓ فرماتے ہیں میرا تو وہ رشتےدار ہے اور میں نے اپنی نانیوں اور پھوپھیوں سے سنا ہوا ہے کہ وہ شراب پیتا تھا۔ تو ایسا شخص جو شراب کا عادی تھا وہ بھی کہتا ہے کہ

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

یعنی اگر ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دیتے ہیں تو کیا ہوا ۔ یہ جان بھی تو اسی کی دی ہوئی تھی۔ پس خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں اگر کوئی شخص جان بھی دے دیتا ہے تو وہ کوئی بڑی قربانی نہیں کرتا کیونکہ وہ جان بھی اسی کی چیز ہے اور کسی کی امانت کو واپس کر دینا بڑی قربانی نہیں ہوتا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ احادیث میں ایک صحابیہ ام سلیمؓ کا ہی یہ قصہ آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے شوہر ابو طلحہؓ کو کسی اسلامی خدمت کے سلسلہ میں باہر بھیجا۔ ان کا بچہ بیمار تھا اور ان کو اپنے بچے کی بیماری کا قدرتی طور پر فکر تھا۔ وہ صحابیؓ جب واپس آئے تو ان کی غیر حاضری میں ان کا بچہ فوت ہو چکا تھا۔ ماں نے اپنے مردہ بچے پر کپڑا ڈال دیا۔ وہ نہائی، دھوئی اور خوشبو لگائی اور بڑے حوصلے کے ساتھ اس نے اپنے خاوند کا استقبال کیا۔ وہ صحابیؓ جب گھر آئے تو انہوں نے آتے ہی سوال کیا کہ بچے کا کیا حال ہے؟ اس صحابیہؓ نے جواب دیا بالکل آرام سے ہے۔ انہوں نے کھانا کھایا۔ پھر تسلی کے ساتھ آرام سے لیٹ گئے اور تعلقات زوجیت بھی پورے کیے۔ جب وہ اپنی بیوی سے مل چکے تو بیوی نے کہا کہ میں آپ سے ایک بات دریافت کرنا چاہتی ہوں۔ خاوند نے جواب دیا کیا؟ بیوی نے کہا کہ اگر کوئی شخص کسی کے پاس امانت رکھ جائے اور کچھ عرصہ کے بعد وہ چیز واپس لینا چاہے تو کیا وہ چیز اسے واپس کی جائے یا نہ کی جائے؟ انہوں نے جواب دیا وہ کون بیوقوف ہو گا جو کسی کی امانت کو واپس نہیں کرے گا۔ بیوی نے کہا آخر اسے افسوس تو ہو گا کہ میں امانت واپس کر رہا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا افسوس کس بات کا؟ وہ چیز اس کی اپنی نہیں تھی۔ اگر وہ اسے واپس کر دے تو اسے کیا افسوس ہو سکتا ہے۔ بیوی نے کہا اچھا اگر یہ بات ہے تو ہمارا بچہ جو خدا تعالیٰ کی ایک امانت تھی اسے خدا تعالیٰ نے ہم سے واپس لے لیا۔ اور یہ حوصلہ تھا جو اس وقت کی عورتوں میں پایا جاتا تھا۔ پس جان کا دینا تو کوئی چیز ہی نہیں خصوصاً مومن کے لیے تو یہ ایک معمولی بات ہوتی ہے۔

(ماخوذ از تقریر جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ لاہور 1948ء، انوارالعلوم جلد 21 صفحہ 53-54)

پھر جو حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے اس کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعا

دی بعد میں ان کے بچے پیدا ہوئے۔فوری طور پر کچھ عرصے بعدان کا بیٹا پیدا ہوا اور پھر اتنا نوازا اللہ تعالیٰ نے کہ انصار میں سے ایک شخص نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابوطلحہ کے نو بچے دیکھے اور وہ سب نو لڑکے قرآن کے قاری تھے۔

(صحیح البخاری کتاب الجنائز باب من لم یظہر حزنہ عند المصیبۃ حدیث: 1301)

عاصم احول بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ حضرت انسؓ کے پاس دیکھا۔ اس میں دراڑ پڑ گئی تھی۔ حضرت انسؓ نے اسے چاندی سے جوڑ دیا تھا۔ وہ ایک خوبصورت چوڑا اور عمدہ لکڑی کا بنا ہوا پیالہ تھا۔ حضرت انسؓ نے بتایا کہ میں نے اس پیالے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بارہا پانی پلایا ہے۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ وہ پیالہ لوہے کی تار سے جڑا ہوا تھا۔ حضرت انسؓ نے ارادہ کیا کہ اس کی جگہ سونے یا چاندی سے جڑوا دیں لیکن حضرت ابوطلحہؓ نے ان سے کہا کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا ہے اس میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ کرو۔ چنانچہ انہوں نے ارادہ چھوڑ دیا۔ (صحیح البخاری کتاب الاشربہ باب الشرب من قدح النبی ﷺ وآنیتہ حدیث: 5638)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوطلحہ انصاریؓ، حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ اور حضرت اُبَی بن کعبؓ کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا کہ اتنے میں ایک آنے والے شخص نے آکر خبر دی کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ حضرت ابوطلحہؓ نے اس شخص کی خبر سنتے ہی کہا کہ اے انس! ان مٹکوں کو توڑ دو۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے مٹکوں کے نچلے حصوں پہ ایک پتھر سے مار کے انہیں توڑ دیا۔

(صحیح البخاری کتاب اخبار الاحاد باب ما جاء فی اجازۃ خبر الواحد الصدوق فی الاذان حدیث: 7253)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو مدینے میں ایک شخص تھا جو لحد بناتا تھا اور ایک اَور تھا جو سیدھی قبر بناتا تھا۔ صحابہؓ نے کہا کہ ہم اپنے رب سے استخارہ کرتے ہیں اور دونوں کو بلا بھیجتے ہیں۔ دونوں میں سے جو بعد میں آئے گا اس کو ہم چھوڑ دیں گے۔ یعنی جو پہلے آئے گا اس سے کام کروا لیں گے۔ چنانچہ دونوں کی طرف پیغام بھجوایا گیا تو لحد والا پہلے آیا اس پر صحابہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لحد بنائی۔ اس کی شرح میں علامہ بُوصیری نے لکھا ہے کہ لحدوالی قبر بنانے والے حضرت ابوطلحہؓ تھے اور سیدھی قبر بنانے والے حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ تھے۔(سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ما جاء فی الشق حدیث: 1557)

(شرح سنن ابن ماجہ جزء ا کتاب الجنائز باب ما جاء فی الشق صفحہ 617 بیت الافکار الدولیہ اردن 2007ء)

یہ ان کا مکمل ذکر ہے۔

اب ایک مختصر ذکر میں ایک مرحوم کا کروں گا اور نماز کے بعدان کا جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔

مکرم باؤ محمد لطیف صاحب امرتسری ابن حضرت میاں نور محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ان کی وفات 26 جنوری 2020ء کو ربوہ میں نوّے سال کی عمر میں ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحوم موصی تھے۔ آپ سلسلے کے معروف مبلغ محترم مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ باؤ لطیف صاحب کے والد محترم میاں نور محمد صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے۔ وہ اوائل جوانی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں باؤ لطیف صاحب کو لے کر گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں جوانی میں ہی وقف کے لیے پیش کیا۔ حضرت خلیفہ ثانیؓ نے انہیں کہا کہ آپ کے دو بیٹے ہیں۔ پہلے ایک بیٹا مربی ہو کے وقفِ زندگی ہے۔ یہ بھی ساری عمر وقفِ زندگی کی طرح ہی کام کرے گا۔ چنانچہ انہوں نے وقف کی طرح ہی کام کیا ۔ آپ کو ساڑھے چار سال بطور کلرک محکمہ ریلوے میں ملازمت کے بعد اکتوبر 1952ء میں آپ نے اپنے آپ کو بطور کارکن سلسلے کی خدمت کے لیے پیش کیا۔ 1952ء سے خدمتِ سلسلہ کی توفیق ملی اور ابتدائی تقرر نظارت بیت المال میں ہوا۔ پھر 1954ء میں دفتر روزنامہ الفضل میں تبادلہ ہوا۔ 61ء میں آپ کی ڈیوٹی بطور محرر پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دورِ خلافت کے آخری تین سال پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں، پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دورِ خلافت میں، پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہجرت کے بعد بھی ربوہ میں دفتر پی۔ایس قائم رہا اور ابھی تک وہاں قائم ہے۔2014ء تک یہاں ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ اور 85ء میں ان کو اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کی خدمت دی گئی اور بڑی خوش اسلوبی سے انہوں نے اپنے یہ فرائض سرانجام دیے۔ ان کا کل عرصہ خدمت باسٹھ سال بنتا ہے جس میں سے تقریباً ترپن سال ان کو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں مختلف حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔

اپنے کام کے بہت ماہر تھے۔ بڑے سلیقہ اور انہماک سے کام کیا کرتے تھے اور ساتھ ساتھ دینی مطالعہ کا بھی شوق تھا۔ سلسلہ کی کتب کا گہرا مطالعہ تھا۔ شوریٰ کے انتظامات کے سلسلہ میں ان کو خاص طور پرخلافت ثالثہ کے دور میں بھی اور بعد میں بھی بہت زیادہ خدمت کی توفیق ملی۔ پرائیویٹ سیکرٹری کے ذمہ مختلف کاموں کی سرانجام دہی کے سلسلے میں خرید و فروخت کے حوالے سے بھی بڑی باریکی سے اور بڑی محنت سے جماعتی اموال کی حفاظت کا خاص خیال رکھتے ہوئے چیزیں خرید کرتے تھے۔ قیامِ پاکستان کے بعد ان کو حفاظت مرکز قادیان کی بھی توفیق ملی۔ کچھ عرصہ یہ وہاں رہے۔ ان کی پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا۔ ان کی وفات سے چند دن پہلے ان کی ایک بیٹی بھی وفات پا گئی تھیں جو ظریف احمد قمر صاحب کی اہلیہ تھیں۔ ان کا ایک بیٹا ہے جو مربی بھی ہے۔ لندن میں ہی تین بیٹیاں ہیں اور ایک بیٹا عتیق احمد وہ بھی یہیں کام کر رہا ہے۔

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے کارکن رانا مبارک صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے بتیس سال ان کے ساتھ کام کیا اور عرصہ دراز تک مجلس مشاورت کے انتظامات کے سلسلہ میں بہت سا دفتری کام کیلئے ہی سرانجام دیتے رہے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ نصیحت کیا کرتے تھے کہ جب بھی دنیاوی مشکلات اور پریشانیاں لاحق ہوں تو دعا کے ساتھ ساتھ اپنے دفتری کام میں زیادہ محو ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ پریشانیاں دور کر دیتا ہے۔ کارکنوں سے بھی غلطی ہو جاتی تو بڑے پیار سے سمجھا دیا کرتے تھے۔ اسی طرح دوسرے کارکنان نے بھی یہی لکھا ہے کہ بہت محنت سے کام کرنے والے تھے۔ کارکنوں کی رہنمائی کرتے تھے۔ انجمن کے قواعد پر آپ کو بڑی دسترس تھی۔ تحریر بھی بہت عمدہ تھی۔ لفظوں کا انتخاب بھی بڑا اچھا کیا کرتے تھے۔ جب بھی کوئی نیا قلم لیتے تو پہلے اس سے بسم اللہ لکھا کرتے تھے پھر کام شروع کرتے اور وقت پر دفتر آنے کے بہت پابند تھے لیکن دفتر سے واپسی یہ نہیں کہ جب وقت ختم ہوا ہو تو دفتر سے چلے گئے بلکہ جب تک کام نہیں ختم ہوتا تھا بیٹھے رہتے تھے اور بعض دفعہ ساری ساری رات بیٹھے رہتے تھے اور اگلے دن صبح گھر جاتے تھے۔ جب میں وہاں ربوہ میں تھا تو مختلف وقتوں میں یہی میں نے اُن کو کرتے دیکھا ہے۔ بڑی محنت سے دفتر میں آتے تھے اور مغرب کے وقت بھی نماز پڑھنے دفتر سے آ رہے ہیں، عشاء کے وقت بھی وہیں سے آ رہے ہیں۔ بعض دفعہ فجر کے وقت بھی آ رہے ہیں۔ بڑی محنت سے کام کرنے والے تھے۔ کبھی یہ پروا نہیں کی کہ گھر جانا ہے یا دفتر کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اصل غرض تھی کام ، کہ جماعت کا کام کرنا ہے۔ اور ایک بہت بڑی خصوصیت ان کی یہ بھی تھی کہ کبھی دوسروں سے کوئی معاملہ ڈسکس (discuss)نہیں کرتے تھے۔ جو خط ہوتا وہ بصیغہ راز ہوتا اور ہمیشہ راز رکھا کرتے۔ اسی طرح ناصر سعید صاحب نے لکھا ہے کہ 74ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اسلام آباد قومی اسمبلی میں پیش ہوتے تھے تو یہ بھی اس میں پرائیویٹ سیکرٹری کے عملے کے طور پر وہاں تھے اور دفتری کام کے علاوہ یہ دوسروں کی مدد بھی کیا کرتے تھے۔ کارکنوں کے ساتھ مل کے برتن بھی دھو دیا کرتے تھے۔ غرض کہ یہ بے نفس انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے۔ ان کی اولاد کو بھی اور نسل کو بھی ان کی نیکیوں پر قائم کرے۔

(الفضل انٹرنیشنل 18فروری 2020ء)

بقیہ از صفحہ نمبر 1 خلاصہ خطبہ جمعہ

کہتے ہیں کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آئندہ نسل سے تین چار سو سال کے بعد آئے گا یہاں بھی نسل کا ذکر ہے کہ آئندہ نسل سے کوئی تین چار سو سال کے بعد آئے گا موجودہ زمانے میں نہیں آ سکتا مگر ان میں سے کوئی شخص خدا کا خوف نہیں کرتا کہ وہ پیشگوئی کے الفاظ کو دیکھے اور ان پر غور کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو لکھتے ہیں کہ اِس وقت اسلام پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام اپنے اندر نشان نمائی کی کوئی طاقت نہیں رکھتا چنانچہ پنڈت لیکھرام اعتراض کر رہا تھا کہ اگر اسلام سچا ہے تو نشان دکھایا جائے۔ اندرمَن اعتراض کر رہا تھا کہ اگر اسلام سچا ہے تو نشان دکھایا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے خدا! میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں کہ تو مجھے رحمت کا نشان دکھا تو مجھے قدرت اور قربت کا نشان عطا فرما۔ پس یہ نشان تو ایسے قریب ترین عرصہ میں ظاہر ہونا چاہئے تھا جبکہ وہ لوگ زندہ موجود ہوتے جنہوں نے یہ نشان طلب کیا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ 1889ء میں جب میری پیدائش اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے ماتحت ہوئی تو وہ لوگ زندہ موجود تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نشان مانگا تھا۔ پھر جوں جوں میں بڑھا اللہ تعالیٰ کے نشانات زیادہ سے زیادہ ظاہر ہوتے چلے گئے۔ پس یہ نشان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی میں اور ان لوگوں کی زندگی میں جو اسلام پر اعتراضات کرتے تھے ظاہر ہونا ضروری تھا جنہوں نے یہ نشان مانگا تھا اور یہ ظاہر ہوا۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے ہی الفاظ میں پیشگوئی مصلح موعود کی اغراض کاذکر کرتے ہوئے معترضین کے اعتراضات کاجواب پیش فرمایا۔فرمایا: 1944ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور مجھے ہی اللہ تعالیٰ نے ان پیشگوئیوں کا مورد بنایا ہے جو ایک آنے والے موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائیں۔ جو شخص سمجھتا ہے کہ میں نے افترا سے کام لیا ہے یا اس بارے میں جھوٹ اور کذب بیانی کا ارتکاب کیا ہے وہ آئے اور اس معاملے میں میرے ساتھ مباہلہ کر لے اور یا پھر اللہ تعالیٰ کی مؤکد بر عذاب قسم کھا کر اعلان کر دے کہ اسے خدا نے کہا ہے کہ میں جھوٹ سے کام لے رہا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ خود بخود اپنے آسمانی نشانات سے فیصلہ فرما دے گا کہ کون کاذب ہے اور کون صادق۔ کوئی اس بارے میں نہیں آیا جو آپ کے مخالفین تھے جماعت کے اندر بھی جو علیحدہ ہونے والے تھے۔ غرض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم سے وہ پیشگوئی جس کے پورا ہونے کا ایک لمبے عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق اپنے الہام اور اعلام کے ذریعہ مجھے بتا دیا ہے کہ یہ پیشگوئی میرے وجود میں پوری ہو چکی ہے اور اب دشمنانِ اسلام پر خدا تعالیٰ نے کامل حجت کر دی ہے اور ان پر یہ امر واضح کر دیا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب محمد رسول اللہ ﷺ خدا تعالیٰ کے سچے رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ ہیں جھوٹے ہیں وہ لوگ جو اسلام کو جھوٹا کہتے ہیں، کاذب ہیں وہ لوگ جو محمد رسول اللہ ﷺ کو کاذب کہتے ہیں خدا نے اس عظیم الشان پیشگوئی کے ذریعہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔فرمایا: پس یہ کوئی معمولی اعلان نہیں تھا ۔ آپؓ کا 52 سالہ دور خلافت اور اس کا ہر دن جو ہے اس کی شان کو ظاہر کر رہا ہے۔

پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ میں اس سچائی کو نہایت کھلے طور پر ساری دُنیا کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ یہ آواز وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی آواز ہے۔ یہ مشیت وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی مشیت ہے یہ سچائی نہیں ٹلے گی نہیں ٹلے گی اور نہیں ٹلے گی۔ اسلام دنیا پر غالب آ کر رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ میرے بوئے ہوئے بیج سے وہ درخت پیدا ہوں گے جس کے سامنے عیسائیت ایک خشک جھاڑی کی طرح مرجھا کر رہ جائے گی اور

دُنیا میں چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا انتہائی بلندیوں پر ابھرتا ہوا دکھائی دے گا۔

پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ میں اس موقع پرجہاں آپ لوگوں کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کوپورا کر دیا جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتی تھی وہاں میں آپ لوگوں کو ان ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں اور یہ ذمہ داریاں آج بھی ہماری ہیں جو آپ لوگوں پر عائد ہوتی ہیں آپ لوگ جو میرے اس اعلان کے مصدق ہیں جو تصدیق کر رہے ہیں کہ میں مصلح موعود ہوں آپ کا اولین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام اور احمدیت کی فتح اور کامیابی کے لئے بہانے کے لئے تیار ہو جائیں۔ بیشک آپ لوگ خوش ہو سکتے ہیں پیشگوئی کا اظہار کرنے کے لئے خوشی کی جا سکتی ہے خوش ہو سکتے ہیں کہ خدا نے اس پیشگوئی کو پورا کیا لیکن میں کہتا ہوں کہ اس خوشی اور اچھل کود میں تم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو جس طرح خدا نے مجھے رؤیا میں دکھایا کہ میں تیزی کے ساتھ بھاگتا چلا جا رہا ہوں اور زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی جا رہی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق یہ خبر دی ہے کہ میں جلد جلد بڑھوں گا پس میرے لئے یہی مقدر ہے کہ میں سرعت اور تیزی کے ساتھ اپنے قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں۔ مگر اس کے ساتھ ہی آپ لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں اور اپنی سست روی کو ترک کریں۔ آپؓ فرماتے ہیں اگر ترقی کرنا چاہتے ہو اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بہ قدم اور شانہ بہ شانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ تا کہ ہم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا گاڑ دیں اور باطل کو ہمیشہ کے لئے صفحہ عالم سے نیست و نابود کر دیں اور انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا۔ زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔

حضور انور نے پیشگوئی میں مذکور الفاظ کہ'' وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا'' کی ایک جھلک دکھاتے ہوئے بتا یا کہ حضرت مصلح موعودؓ کی کتب، لیکچرز اور تقاریر کا مجموعہ انوار العلوم کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔ بہت ساری جلدی شائع ہو چکی ہیں۔ جو اُردو پڑھنا جانتے ہیں ان کو پڑھنا چاہئے ویسے بعض کتابوں کے انگریزی ترجمہ بھی ہو رہے ہیں۔ اس وقت انوار العلوم کی26 جلدیں شائع ہو چکی ہیں ان26 جلدوں میں کل 670 کتب، لیکچرز اور تقاریر آ چکی ہیں۔ خطبات محمود کی اس وقت تک کل 39 جلدیں شائع ہو چکی ہیں جن میں 1959ء تک کے خطبات شائع ہو گئے ہیں۔ ان جلدوں میں 2 ہزار367خطبات شامل ہیں۔ تفسیر صغیر 1071 صفحات پر مشتمل ہے۔ تفسیر کبیر10 جلدوں پر محیط ہے، اس میں قرآن کریم کی 59 سورتوں کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔تفسیر کبیر کی 10 جلدوں کے صفحات کی کل تعداد 5 ہزار 907 ہے۔ غیر مطبوعہ تفسیر حضرت مصلح موعود کے درس القرآن جو کہ غیر مطبوعہ تھے وہ ریسرچ سیل نے کمپوز کرنے کے بعد فضل عمر فاؤنڈیشن کے سپرد کر دیئے ہیں۔ اس کے 3094 صفحات ہیں۔ اس کے بعد اب ریسرچ سیل کو میں نے کہا تھا کہ حضرت مصلح موعود کی تحریرات اور فرمودات سے تفسیر قرآن اکٹھی کی جائے جس پر کام شروع کیا گیا ہے اور اب تک 9 ہزار صفحات پر مشتمل تفسیر لی جا چکی ہے اور اس پر مزید کام جاری ہے۔ یہ تو ہے ایک مختصر جائزہ آپ کے کاموں کا لیکن اسی جائزے کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے وقت میں بھی ایک خطبہ میں بیان فرمایا تھا ۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے کہا تھا کہ ''وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا'' اس کے متعلق میں نے بہت سی تفصیلات جمع کی تھیں لیکن اس وقت میں صرف وہ نقشہ ہی پیش کر سکتا ہوں جو میں نے اس غرض کے لئے تیار کروایا ہے اور وہ یہ ہے۔ حضور کی ایک تفسیر تو تفسیر کبیر ہے جو خود اتنی عجیب تفسیر ہے کہ جس شخص نے بھی غور سے اس کے کسی ایک حصہ کو پڑھا ہو گا وہ یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہو گا کہ اگر دُنیا میں کوئی خدا رسیدہ بزرگ پیدا ہوتا اوروہ صرف یہ حصہ قرآن وہ یہ حصہ قرآن کریم کا تفسیری نوٹوں کے ساتھ شائع کر دیتا تو یہ اس کو دُنیا کی نگاہ میں بزرگ ترین انسانوں میں سے ایک انسان بنانے کے لئے کافی تھا لیکن اس پر ہی بس نہیں۔ قرآن کریم پر اور بہت سی کتب لکھیں اور میرا خیال ہے کہ حضور نے صرف قرآن کریم کی تفسیر پر ہی آٹھ دس ہزار صفحات لکھے ہیں تفسیر کبیر کی گیارہ مجلدات بھی ان میں شامل ہیں۔کلام کے اوپر حضور نے10 کتب اور رسائل لکھے۔ روحانیات اسلامی اخلاق اور اسلامی عقائد پر 31 کتب اور رسائل تحریر فرمائے۔ سیرت و سوانح پر 13 کتب و رسائل لکھے۔ تاریخ پر 4 کتب و رسائل فقہ پر 3 کتب و رسائل۔ سیاسیات قبل از تقسیم ہند 25 کتب اور رسائل سیاسات بعد از تقسیم ہند ، ہندو قیام پاکستان9 کتب اور رسائل۔ سیاست کشمیر 15کتب اور رسائل۔ تحریک احمدیت کے مخصوص مسائل اور تحریکات پر 99 کتب اور رسائل ۔ان سب کتب و رسائل کا مجموعہ 225 بنتا ہے تو جیسا کہ فرمایا تھا الہام میں کہ وہ علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا ان پر ایک نظر ڈال لیں تو ان میں علوم ظاہری بھی نظر آتے ہیں اور علوم باطنی بھی نظر آتے ہیں اور پھر لطف یہ کہ جب بھی آپ نے کوئی کتاب یا رسالہ لکھا ہر شخص نے یہی کہا کہ اس سے بہتر نہیں لکھا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں آپؓ پر اور ہر آن اللہ تعالیٰ آپؓ کے درجات بلند فرماتا رہے اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بیٹے کی طرح اسلام کی اشاعت کا دَرد اپنے دل میں بھی پیدا کرنے والے ہوں اور اسلام کی خدمت کے لئے ہم ہر وقت کمر بستہ ہوں اور ان لوگوں میں شامل ہوں جو دین کی خدمت کرنے والے ہوں نہ کہ ان لوگوں میں جن کے بارے میں حضرت مصلح موعود نے فرمایاتھا کہ آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو۔اللہ تعالیٰ نہ کرے کہ یہ سلسلہ بدنام کرنے والے ہوں بلکہ خدمت میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جانے والے ہوں۔

حضور انور نے آخر پر مکرمہ مریم الزبتھ اہلیہ ثانی مکرم ملک عمر علی کھوکھر رئیس ملتان و سابق امیر ملتان اورعزیزم جاہد فارس احمد ابن مکرم طارق نوری بعمر12 سال کی وفات پر مرحومین کا ذکر خیر کیااورنماز جمعہ کے بعد مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

******

مصروفیات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
مورخہ 15تا 21 فروری 2020ء

(سعید الدین احمد۔لندن)

قارئین روزنامہ الفضل لندن آن لائن کی خدمت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گزشتہ ہفتے کی مصروفیات کی ایک جھلک پیش خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ پیارے حضور انور کو صحت و سلامتی سے رکھے اور ہر آن اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

- دوران ہفتہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں واقع عثمان چُو بلاک میں سوئٹزر لینڈ سے تشریف لانے والے خدام و اطفال کے وفد سے ملاقات کی۔ ملاقات تقریباً 45 منٹ تک جاری رہی۔ دوران ملاقات ممبران وفد نے اپنے آقا سے مختلف نوعیت کے سوالات پوچھے اور رہنمائی حاصل کی۔ ملاقات کے اختتام پر ایک گروپ فوٹو ہوا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ممبران وفد میں تحائف بھی تقسیم کئے۔

- دوران ہفتہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں واقع ایوان مسرور میں گلشن وقف نو (لجنہ) میں بھی شمولیت فرمائی ۔اس کلاس میں لجنہ کی تعداد تقریباً 700 تھی۔ کلاس میں لجنہ نے اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ سے مختلف نوعیت کے سوالات پوچھے جن کے حضور انور نے ازراہ شفقت جواب عطا فرمائے۔ یہ کلاس تقریباً ایک گھنٹے تک چلی ۔

- دوران ہفتہ ایک دن نماز عصر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم ثمر احمد کی کار کو بھی متبرک فرمایا۔
- دوران ہفتہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نےایک دن نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک کے باہر تشریف لاکر مندرجہ ذیل نماز جنازہ حاضر پڑھائیں اور پسماندگان سے ملاقات کرکے تعزیت فرمائی۔

1. مکرم میاں احمد حسن (ساؤتھ آل)
2. مکرمہ امتہ الکریم راضیہ قمراہلیہ مکرم خواجہ رشید الدین قمر مرحوم (مورڈن)

نماز جنازہ حاضر کے ساتھ ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 10مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

- دوران ہفتہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نےمورخہ 21فروری کو خطبہ جمعہ مسجد بیت الفتوح لندن میں ارشاد فرمایا جو کہ MTA کے مواصلاتی نظام کے تحت پوری دنیا میں دیکھا اور سنا گیااس خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی حضرت مصلح موعود پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس حوالہ سے بعض اعتراضات کے جواب بھی مرحمت فرمائے۔
- دوران ہفتہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جمعۃ المبارک والے دن نماز مغرب و عشاء کے درمیان اپنے دفتر سے باہر تشریف لائے اور اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں ہونے والے تعمیراتی کاموں کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ دوران معائنہ مرد و خواتین، بچے و بچیاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت وجود سے مستفید ہوتے اور دید کی پیاس بجھاتےرہے۔
- دوران ہفتہ حضور انور نے 5 روز دفتری ملاقاتیں فرمائیں جن کی تعداد 15 تھی۔دفتری ملاقاتوں میں متعدد افسران صیغہ، مبلغین، مربیان سلسلہ، واقفین زندگی و دیگر احباب نے حضور انور سے قیمتی ہدایات وصول کیں۔

دوران ہفتہ حضور انور نے 6روز ذاتی ملاقاتیں بھی فرمائیں جن کی تعداد 138 تھی۔ذاتی ملاقات کے لئے حاضر ہونے والے احباب کا تعلق مندرجہ ذیل ممالک سے تھا۔

ناروے، امریکہ، یوکے، بیلجیئم،تنزانیہ، کینیڈا، آسٹریلیا،ڈنمارک، عرب ملک، جرمنی،پاکستان،آسٹریا،آئرلینڈ

******

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

سالانہ تقریب عشائیہ 2020ء
تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یوکے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9فروری 2020ء کو شام نمازِ عشاء کے بعد تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کی طرف سے منعقد کیے جانے والے سالانہ اجلاس کو برکت بخشی۔

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (TICOSA) کا برطانیہ میں قیام بارہ سال قبل ہوا۔ جیسا کہ اس کے نام سے واضح ہے اس ایسوسی ایشن کے ممبران میں تعلیم الاسلام کالج (ربوہ) سے تحصیلِ علم کرنے والے افراد شامل ہیں۔ تعلیم الاسلام کالج کی سعادتوں میں سے ایک بہت بڑی سعادت یہ ہے کہ اس جگہ پر خلفائے وقت کے مبارک قدم پڑتے رہے۔ ہمارے پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں داخلے سے قبل ربوہ میں قائم اسی کالج سے بی اے کیا تھا۔

جماعتِ احمدیہ کی دیگر ایسوسی ایشنز کی طرح اس تنظیم کا انتظامی ڈھانچہ بھی بہت عمدہ ہے اور یہ اپنے کام خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہی ہے۔

ممبرانِ ایسوسی ایشن ہر دو سال بعد اپنے صدر اور انتظامیہ کے نام بذریعہ انتخاب تجویز کر کے منظوری کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں پیش کرتے ہیں۔ صدر کی انتظامیہ میں جنرل سیکرٹری، سیکرٹری مال، سیکرٹری تجنید، سیکرٹری ضیافت، سیکرٹری صحتِ جسمانی وغیرہ شامل ہیں۔

امسال حضرت صاحب نے محترم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال) کو انتخاب کے لیے نمائندہ مقرر فرمایا۔9فروری کو نمازِ مغرب و عشاء کے درمیان انتخاب کی کارروائی عمل میں لائی گئی۔

یوں تو TICOSA کے دستور کے مطابق ایک صدر دو سال پر مشتمل زیادہ سے زیادہ تین ادوار تک صدارت کے فرائض سرانجام دے سکتا ہے لیکن اس مرتبہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ الودود بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تین ٹرمز (Terms) سے صدر چلے آنے والے مبارک صدیقی صاحب کا نام بطور صدر پیش کرنے کی بھی اجازت عطا فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ کی آمد اور اختتامی اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تقریب میں شمولیت کے لیے نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد آٹھ بج کر چالیس منٹ پر ایوانِ مسرور میں رونق افروز ہوئے۔ حضورِ انور کے تشریف لانے پر اجلاس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔ مکرم حافظ مسعود احمد نے سورۃ النصر کی تلاوت کی۔ مکرم مرزا عبد الباسط صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام،مُناجات اور تبلیغِ حق‘ سے منتخب اشعار مترنّم آواز میں پیش کیے۔

بعد ازاں مکرم مبارک احمد صدیقی صدر TICOSA برطانیہ نے مختصر طور پر گذشتہ چھ سال کی مساعی کی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ TICOSA برطانیہ کو ساؤ ٹومے میں پرائمری سکول تعمیر کرنے کی توفیق ملی جس میں اس وقت 350 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں ۔ اسی طرح بورکینا فاسو میں مسرور کالج کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ صدر صاحب نے بتایا کہ فروری 2019ء میں TICOSA جرمنی اور یوکے کے مابین باسکٹ بال کا ٹورنامنٹ کروایا گیا۔ اسی طرح گزشتہ سالوں کے دوران صحبتِ صالحین کے تحت متعدد نشستیں منعقد کی گئیں۔

اس کے بعد حضورِ انور نے آج کے انتخاب کے نتائج کے بارے میں فرمایا کہ میں نے مبارک صدیقی صاحب کا نام پیش کرنے کی منظوری دے دی تھی اور انہی کے زیادہ ووٹ ہیں۔ نیز مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کومنظور شدہ انتظامیہ کا اعلان فرمانے کا ارشاد فرمایا۔:

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ چار سال پہلے مورخہ 6 مارچ 2016ء کو ہونے والے TICOSA کے انتخابات کی صدارت حضورِ انور نے ازراہِ شفقت خود فرمائی تھی۔

بعد ازاں حضور پُر نور نے محفل سے مختصر دورانیے کے خطاب میں ازراہِ شفقت TICOSA کے پراجیکٹس کی تعریف فرمائی اور انہیں افریقہ کے ساتھ ساتھ پاکستان میں بھی خدمتِ انسانیت کے کام مزید بہتر طور پر اور بڑے پیمانے پر کرنے کی تحریک فرمائی۔

عشائیہ سے پہلے مکرم مبارک صدیقی صاحب نے اپنے منظوم کلام میں سے چند اشعار حاضرین کی خدمت میں پیش کیے۔بعد ازاں نو بجے کے قریب حضورِ انور نے دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام فرمایا۔

تقریبِ عشائیہ کے بعد اگلا مرحلہ گروپ تصاویر کا تھا۔ چنانچہ حضورِ انور ایوانِ مسرور میں تصاویر کے لیے مخصوص کیے جانے والے حصے میں تشریف لے گئے جہاں پر TICOSA کی انتظامیہ، ساٹھ سال اور اس سے اوپر کی عمر کے ممبران، ایسوسی ایٹ ممبران اور تقریب میں موجود تمام احباب کی الگ الگ تصاویر ہوئیں۔ اس کے بعد حضورِ انور کی خصوصی اجازت کے ساتھ جرمنی میں ہونے والے باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں اوّل پوزیشن لینے والی ٹیم کی تصویر ہوئی۔ آخری تصویر میں تعلیم الاسلام کالج میں پڑھانے والے بعض اساتذہ شامل ہوئے۔

حضورِ انور پونے دس بجے کے قریب ہال سے روانہ ہونے کے لیے جب دروازے کی طرف تشریف لائے تو وہاں شکور بھائی چشمے والے بھی کھڑے تھے۔ حضورِ اقدس ازراہِ شفقت ان کے پاس کچھ لمحات کے لیے رُکے اور اُن سے پوچھا کہ آپ بھی تعلیم الاسلام کالج میں پڑھتے رہے ہیں؟ جس پر انہوں نے عرض کیا کہ حضور میں تو تقسیمِ ہند کے بعد پڑھ ہی نہیں سکا۔ عینکوں کا کام سیکھا اور پھر ساری عمر وہی کیا۔

اللہ تعالیٰ TICOSA کے لیے حضور انور کی آمد مبارک فرمائے اور اس ایسوسی ایشن کو حضور انور کے منشائے مبارک کے مطابق بہترین انداز میں خدمتِ انسانیت کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

****

بقیہ از صفحہ نمبر 3 خبر وفات

مندمل ہو رہے ہیں لیکن پھر انفیکشن زیادہ بڑھ گیا ،باقی اعضاء پر بھی اثر ہونا شروع ہوا اور پھر ہسپتال میں عزیزم کی وفات ہو گئی۔

جب ہسپتال میں تھا تو بیماری کی حالت میں بھی پوچھتا رہتا تھا کہ میں نے نماز پڑھی ہے کہ نہیں کیونکہ بعض دفعہ بیہوشی کی حالت طاری ہو جاتی تھی یا غنودگی ہوتی تھی اور جب طبیعت سنبھلتی توفوراً نماز پڑھنا شروع کر دیتا تھا ۔

عزیزم کی نانی طاہرہ بیگم جو مریم بیگم صاحبہ کی بیٹی ہیں لفٹ میں حادثہ میں وہ بھی زخمی ہوئی ہیں ہسپتال میں ہیں احباب سےان کی صحت کیلئے دعاکی درخواست ہے۔

سیدناحضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ نےمورخہ 21فروری 2020ءکوان دونوں مرحومین کاذکرفرمایااوران کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائیں۔

اللہ تعالیٰ ان کو اپنے پیاروں کی قربت میں جگہ دےاورلواحقین کو بھی صبر اور حوصلہ دے۔

****

طلوع و غروب آفتاب

24فروری 2020ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:32	18:22
مدینہ منورہ	05:34	18:20
ربوہ	05:21	18:00
قادیان	05:40	18:21
اسلام آباد ٹلفورڈ	05:09	17:33